Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۰۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزانہ ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۰ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۔ ۲۷ صلح ۱۳۶۰ ہش ۔ ۲۷ جنوری ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۱

چودھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ روایتی شان سے شروع ہو گیا

ملک کے کونے کونے سے آئی ہوئی چوٹی کی ٹیموں اور ڈھائی سو کھلاڑیوں کی شمولیت

ٹورنامنٹ کا افتتاح پچھلے سال کی چیمپئن ٹیم حبیب بنک کے کپتان نے کیا

ربوہ ۲۱ صلح / جنوری ۔ چودھواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان اور جوش و خروش سے آج صبح یہاں تعلیم الاسلام کالج کے سامنے واقع گراؤنڈز میں شروع ہو گیا۔ الحمد للہ

اس ٹورنامنٹ میں ملک کی چوٹی کی ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں ۔ جن کی تعداد ۲۲ ہے ۔ یہ ٹورنامنٹ ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ ۲۳ ۔ ۲۴ جنوری تک جاری رہے گا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح صبح ۹½ بجے پچھلے سال کی چیمپئن ٹیم حبیب بنک کے کپتان مکرم عبدالرحیم صاحب نے کیا۔ یاد رہے کہ اس ٹورنامنٹ کی یہ روایت ہے کہ ٹورنامنٹ کا افتتاح پچھلے سال کی چیمپئن ٹیم کا کپتان کرتا ہے۔

افتتاحی کارروائی کے آغاز سے قبل تمام ٹیمیں کورٹ اے میں ترتیب وار کھڑی ہو گئیں ۔ پنڈال کے انتہائی دائیں طرف پچھلے سال کی چیمپئن ٹیم حبیب بنک اس کے ساتھ رزاب آرمی اور دیگر ٹیمیں اپنے اپنے کپتانوں کے پیچھے کھڑی تھیں ۔ تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد دو معصوم بچوں نے پاکستان کا قومی ترانہ پڑھا۔ اس دوران تمام حاضرین اپنی نشستوں پر باادب کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد ٹورنامنٹ کی آرگنائزنگ کمیٹی کے چیئرمین محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے خدائے قادر و مطلق کا شکر ادا کیا کہ اس نے فضل عمر باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی اس آرگنائزنگ کمیٹی کو یہ توفیق بخشی کہ ایک سال کی مدت کے بعد دوبارہ اس ٹورنامنٹ کا انعقاد کر سکیں ۔ محترم میاں صاحب نے کھلاڑیوں اور تماشائیوں سے درخواست کی کہ اس ٹورنامنٹ کی روایت ہے کہ یہ ہر سال انتہائی خوشگوار ماحول میں منعقد ہوتا ہے ۔ اس لئے اس سال بھی پوری کوشش کریں کہ ماحول پوری طرح خوشگوار رہے ۔ انہوں نے کہا کہ تالیاں بجانا ہمارا شعار نہیں ۔ اس لئے کھلاڑیوں کو داد دیتے وقت ۔ اللہ اکبر ۔ سبحان اللہ ۔ مرحبا کے الفاظ کہے جائیں ۔ انہوں نے تمام کھلاڑیوں اور شائقین سے درخواست کی کہ وہ بر سر عام سگریٹ نوشی سے پرہیز کریں ۔ اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ ٹورنامنٹ میں ۲۲ ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں ۔ جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں :۔

۱۔ حبیب بنک ۲۔ پاکستان آرمی ۳۔ فضل عمر کلب ربوہ ۴۔ پاکستان ریلوے ۵۔ نیشنل بنک ۶۔ پاکستان ائر فورس ۷۔ راولپنڈی ڈویژن ۸۔ بنوں کلب ۹۔ سرگودھا ڈسٹرکٹ ۱۰۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ۱۱۔ الائیڈ بنک فیصل آباد ۱۲۔ واپڈا ایم سی ۔ اے ۔ لاہور ۱۳۔ آئی ۔ جی پی (انٹرنیشنل گیم پروموٹرز) لاہور ۱۴۔ برادرز کلب لاہور ۱۵۔ فرینک فائبر لاہور ۱۶۔ نیو ایج کلب لاہور ۱۷۔ پنجاب پولیس ۔ ۱۸۔ واپڈا ایم سی ۔ اے کراچی ۔ ۱۹۔ کراچی سٹار کلب ۔ ۲۰۔ فضل عمر کلب جونیئر ربوہ ۔ ۲۱۔ کیولری کلب لاہور ۔ ۲۲۔ سی ٹی آئی سیالکوٹ ۔

محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کے خطاب کے بعد سٹیج سیکرٹری مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب نے جو کہ آرگنائزنگ کمیٹی کے سیکرٹری ہیں پچھلے سال کی چیمپئن ٹیم حبیب بنک کے کپتان مکرم عبدالرحیم صاحب سے درخواست کی کہ وہ آکر ٹورنامنٹ کا افتتاح کریں ۔

چنانچہ عبدالرحیم صاحب آئے اور انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود پڑھنے کے بعد انگریزی میں کہا ۔

"میں چودھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتا ہوں ۔"

اس کے بعد مکرم اسلم شاد منگلا صاحب کی درخواست پر فضل عمر باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے سرپرست ، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کروائی ۔ اس طرح سے ٹورنامنٹ کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آگیا ۔ دعا کے بعد میدان میں کبوتر چھوڑے گئے اور غبارے فضا میں اڑائے گئے ۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۲۵ صلح / جنوری ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ اطلاع کے مطابق حضرت اقدس کی طبیعت ابھی تک خراب ہے ۔ اور ضعف بھی ہے ۔

احباب کرام اپنے مولا کریم شافی مطلق کے آستانے پر اپنے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر کے اپنے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کامل و عاجل کے لئے دردمندانہ دعاؤں میں مصروف رہیں ۔ وہ حقیقی خدا ہمارے امام کو صحت و تندرستی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے ۔

احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے ۔ اور لمبی بابرکت عمر عطا کرے آمین ۔

خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا :۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا ۔ دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا ۔" (۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر :۔ سید عبدالحی ۔ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۱ بابت ۱۶ تا ۱۸ اگست ۱۹۸۰ء (قسط دوم)

مسلسل سات ہفتہ تک یورپ کے مختلف ممالک میں اسلام کا بول بالا کرنے کے بعد

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی لندن سے مغربی افریقہ کے تاریخی دورہ پر روانگی

ایمسٹرڈم کے فضائی مستقر پر وزیر اعظم ہالینڈ نے از خود وی آئی پی لاؤنج میں تشریف لا کر حضور سے ملاقات کی

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

لیگوس کے لئے روانگی

۱۸ اگست کو گیارہ بجے قبل دوپہر حضور مبلغ انچارج ہالینڈ مشن مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب اور ہیگ سے آئے ہوئے دیگر احباب کی مشایعت میں ایمسٹرڈم ایئرپورٹ تشریف لے گئے اور لیگوس تشریف لے جانے کے لئے کے ایل ایم کے جہاز میں سوار ہونے سے قبل ۴۵ منٹ کے قریب ایئرپورٹ کے وی آئی پی لاؤنج میں قیام کر کے احباب جماعت سے باتیں کیں۔ اسی دوران ہالینڈ کی کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی کے مقتدر لیڈر مسٹر اے۔ فن آخت (MR. A VAN AGT) جو ۱۹۷۷ء سے ملک کے وزیر اعظم ہیں امریکہ کے دورہ سے واپس وطن تشریف لائے اور ہوائی جہاز سے اترنے کے بعد استقبال کے لئے آئے ہوئے دیگر سربرآوردہ حضرات کی معیت میں وی آئی پی لاؤنج کے ایک علیحدہ حصہ میں آکر ٹھہرے۔ انہوں نے آتے ہی اپنے افسر تقریبات کو بھجوا کر یہ پتہ کرایا کہ وی آئی پی لاؤنج کے دوسرے حصہ میں کون قیام فرما ہیں۔ جب انہیں عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی ایئرپورٹ پر موجودگی کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے ذاتی عملہ کے ایک افسر کے ذریعہ حضور کی خدمت میں یہ پیغام بھجوایا کہ انہیں اس وقت ایئرپورٹ پر ہی ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرنا ہے۔ کانفرنس سے فارغ ہوتے ہی وہ خود آکر آپ سے ملاقات کریں گے۔

وزیر اعظم ہالینڈ کے ساتھ گفتگو

اس بات کو پندرہ بیس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ پریس کانفرنس سے فارغ ہوتے ہی وزیر اعظم موصوف اپنے ذاتی عملہ کے بعض افسران کے ہمراہ وی آئی پی لاؤنج کے اس حصہ میں جہاں حضور قیام فرما تھے تشریف لے آئے۔ انہوں نے آتے ہی حضور کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے آپ نے ہالینڈ میں اپنے قیام کو بہت پُرلطف پایا ہوگا۔

حضور نے ان سے اچانک ملاقات ہونے پر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا۔ ہالینڈ میں میرا قیام ہمیشہ ہی پُرلطف ثابت ہوا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو میں نے ہمیشہ ہی بہت شائستہ اور خوش اخلاق پایا ہے اور وہ ہر بار ہی مجھ سے بہت مہربانی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے رہے ہیں۔

وزیر اعظم موصوف نے فرمایا یہ امر میرے لئے مزید مسرت کا موجب ہے کہ آپ یہاں پہلے بھی تشریف لاتے رہے ہیں اس پر حضور نے اپنے سابقہ دوروں کے متعلق اختصار سے بتایا۔ انہوں نے فرمایا یہ تو ایک اتفاق ہے کہ میں ایک ہی وقت میں امریکہ سے واپس آیا ہوں اور آپ نائیجیریا تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس اتفاق نے ہم دونوں کو ایئرپورٹ پر یکجا کر دیا اور ہماری ملاقات ہو گئی۔ حضور نے فرمایا ہم دونوں کا ایک ہی وقت میں ایئرپورٹ پر آنا اور اس کے نتیجہ میں اچانک ملاقات کا موقع پیدا ہونا ایک اتفاق ہی نہیں بلکہ بہت پُرمسرت حسن اتفاق ہے۔ اس بات سے وزیر اعظم موصوف بہت محظوظ ہوئے۔ اور بڑے زور سے ہنستے ہوئے فرمایا۔ یقیناً یہ ایک پُرمسرت حسن اتفاق ہے اور پھر اس جملہ کو انہوں نے کئی بار دہرایا اور پھر فرمایا آئندہ اگر آپ تشریف لائے اور مجھے امید ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں گے۔ تو پھر آپ سے تفصیلی ملاقات ہوگی ہم باہم مل کر باہمی دلچسپی کے موضوعات پر گفتگو کریں گے۔ حضور نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا ہمیں سب سے زیادہ توجہ عالمی امن کی طرف دینی چاہیئے اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا اور میں یہاں آیا تو اس موضوع پر آپ کے ساتھ تبادلہ خیالات باہمی استفادہ کا موجب ہوگا۔ وزیر اعظم موصوف نے اس کی تائید کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ وہ موقع ضرور آئے گا جب ہم تبادلہ خیالات کریں گے۔

چونکہ حضور کا جہاز روانہ ہونے میں بہت کم وقت تھا اس لئے وزیر اعظم موصوف پُرمسرت سفر کے بارہ میں نیک تمناؤں کا اظہار کرتے اور حضور کے ساتھ گرمجوشی سے مصافحہ کرتے کے بعد تشریف لے گئے۔

وزیر اعظم کے ساتھ گفتگو تمام تر انگریزی میں ہوئی اور کسی ترجمان کی ضرورت نہیں پڑی۔

وزیر اعظم کی امریکہ سے تشریف آوری کی وجہ سے پریس فوٹوگرافر بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس ملاقات کے متعدد فوٹو کھینچے جو ۱۹ اگست کے اخباروں میں شائع ہوئے۔ خاص طور پر ایمسٹرڈم سے شائع ہونے والے روزنامہ "وار در کرنٹ" (LEEUWARDER COURANT) اور روزنامہ "آرن ہمس کرنٹ" (ARNHEMSE COURANT) نے بہت نمایاں فوٹو شائع کئے اور نیچے جو عبارت درج کی اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"وزیر اعظم ہالینڈ (فان) نے ریاستہائے متحدہ امریکہ سے اعزازی ڈگری حاصل کرنے کے بعد کل سخت ہول (SCHIP HOL) ایئرپورٹ (مراد ایمسٹرڈم ایئرپورٹ مترجم) پہنچے۔ وہ ایئرپورٹ پر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد سے ملے جو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں۔"

وزیر اعظم کے تشریف لے جانے کے بعد حضور کے ایل ایم کے جہاز میں سوار ہو کر ساڑھے بارہ بجے دوپہر عازم لیگوس ہوئے۔

زمیندار جماعتیں لازمی چندہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

لاہور آگے بڑھ گیا

چندہ وقف جدید کی ہر شق میں سبقت

وقف جدید کی مالی قربانی میں جماعت احمدیہ لاہور نے ہر پہلو سے ایک شاندار اور قابل قدر مثال قائم کی ہے۔ اور مجموعی طور پر خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسری تمام جماعتوں پر سبقت لے گئی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ چندہ اطفال میں جماعت لاہور کی مساعی مثالی ہیں۔ اللہم زد فزد۔

اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کو جنہوں نے محض للہ اس مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور ان تمام عہدیداران جماعت کو جن کی مسلسل محنت اور پُرخلوص جدوجہد کو نوازتے ہوئے خدا تعالیٰ نے انہیں نیکی کے اس میدان میں آگے بڑھنے کی توفیق بخشی اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ دنیا اور آخرت کی حسنات سے نوازے اور بیش از بیش خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین اللہم آمین۔

مکرم محمد صدیق صاحب شاکر سیکرٹری وقف جدید جماعت لاہور کی اطلاع کے مطابق ذیلی تنظیمیں میں سے مجلس خدام الاحمدیہ اور بحمد اللہ تعالیٰ نے اس کار خیر میں ان کے ساتھ غیر معمولی تعاون فرمایا اور بہت محنت کی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

سال ۱۳۵۹ ہجری شمسی بمطابق ۱۹۸۰ء کی وصولی چندہ میں پہلی پانچ جماعتوں کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:۔

نام جماعت	چندہ بالغان	چندہ دفتر اطفال	چندہ غیر مسلموں میں تبلیغ	امداد مرکز	میزان
۱۔ لاہور	۶۱,۲۵۴ روپے	۳۲,۳۷۰ روپے	۹,۳۷۶ روپے	۲۰۰۰ روپے	۱,۰۵,۰۰۰ روپے
۲۔ ربوہ	۸۱,۵۴۲ "	۱۹,۳۲۷ "	۱۰۷۰ "	-	۱,۰۱,۹۳۹ "
۳۔ کراچی	۷۰,۱۸۳ "	۹,۱۹۵ "	۲۰۰۰ "	۵۴۰ روپے	۷۹,۹۱۸ "
۴۔ اسلام آباد	۷,۳۲۹ "	۱,۴۳۵ "	۵۰۰۰ "	-	۱۳,۷۶۴ "
۵۔ راولپنڈی	۷,۲۵۱	۱,۰۸۱ "	-	-	۸,۳۳۲ "

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقف جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی تغیرات کے بارہ میں

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیاں

(تقریر محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

۲۷ دسمبر ۸۰ء کو جماعت احمدیہ کے اٹھاسی ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس میں محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے "عالمی تغیرات کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیاں" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی برگزیدہ کو اصلاح خلق کیلئے مبعوث فرماتا ہے تو دنیا کی ہر شے کو اس کے تابع بنا کر دیتا ہے اور چونکہ اس فرستادہ کی بعثت کی اصل غرض دنیا کی اصلاح وخیر خواہی ہوتی ہے اس لئے کائنات کا ہر ذرہ جو اپنے خالق ومالک کی طرف سے پہلے ہی انسان کی خدمت پر مامور ہے اس برگزیدہ خدا کے تابع ہو کر اس کا ممد ومعاون ہو جاتا ہے۔

گویا ہر مصلح ربانی کے ظہور کے وقت خدا تعالیٰ کی عام قدرت کے ساتھ اذنِ خداوندی سے اس کی ایک خاص قدرت کا ظہور ہوتا ہے۔ اور بظاہر حالات کتنے ہی ناموافق ہوں وہ قدرتِ خاصہ اس مردِ خدا کے حق میں تغیراتِ عالم کو ترتیب دینا شروع کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مقصدِ عظیم پورا ہو جاتا ہے جس کے لیے اسے مبعوث کیا گیا ہو

یہ ایک سنت اللہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی سارے عالم میں جاری وساری ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامورین باوجود کمزور اور وسائلِ مادیہ سے تہی دست ہونے کے دنیا میں غالب آتے اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔

اور چونکہ کسی مامور من اللہ کی بعثت کے بعد صفحۂ ہستی پر رونما ہونے والا ہر چھوٹا اور بڑا تغیر بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اس مامور کے تابع اور اس کے مفوضہ کاموں کی تکمیل کی غرض سے ہوتا ہے اس لیے عالم الغیب خدا کی طرف سے بعض اوقات اس مامور کو اس تغیر کی قبل از وقت اطلاع کر دی جاتی ہے۔

اور وہ مامور حسبِ حالات یا حسبِ اذنِ الٰہی اہلِ دنیا کو اس سے مطلع کر دیتا ہے۔ اس صورت میں وہ اعلان یا وہ پیشگوئی ایک طرف اس مامور من اللہ کی صداقت کا ثبوت دوسری جانب خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک بہت بڑا نشان بن جاتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ غیب کا علم سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں اور جس پر وہ اپنے غیب کا اظہار کرے یقیناً وہ اس کا فرستادہ اور محبوب ہوگا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جو اپنے آقا اور مطاع آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اس زمانے کے ربانی مصلح ہونے کے مدعی ہیں۔ آپ کو بھی عالم الغیب خدا کی طرف سے بہت سے عالمی تغیرات کا علم دیا گیا۔ وہ اخبارِ غیبیہ آپ پر کیسے منکشف ہوئیں اور کس رنگ میں ان کا پورا ہونا مقدر ہے۔ یہی وہ مضمون ہے جو اس عاجز کی تقریر کا موضوع ہے۔

پہلے میں عالمی تغیرات کے بارے میں ان اخبار کو لیتا ہوں جو عالم وجود میں آکر تاریخ عالم کا حصہ بن چکی ہیں۔

پہلی پیشگوئی: جنگ عظیم اوّل کے متعلق

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر عالمگیر سطح پر ہونے والی ایک ایسی تباہی کی خبر دی جس نے اچانک ظاہر ہو کر ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لینا تھا جس کا حلقۂ اثر شہروں اور دیہات سے لیکر پہاڑوں، میدانوں اور دریاؤں تک وسیع ہونا تھا جس میں اس کثرت سے خون خرابہ ہونے کی خبر دی گئی تھی کہ خون کی ندیاں بہہ پڑیں گی۔ اور دریا سرخ ہو جائیں گے۔ چنانچہ آپ نے اشعار کی صورت میں فرمایا

؎ اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائینگے دیہات وشہر و مرغزار
؎ یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
؎ اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر وزبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار
؎ ہوش اڑ جائینگے انساں کے پرندوں کے حواس
بولیں گے نغموں کے اپنے سب کبوتر اور ہزار
؎ خوں سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
؎ مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن وانس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰)

ان اشعار میں اگرچہ موعودہ تباہی کو زلزلہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تعبیر کے مطابق اس سے مراد کوئی ایسی آفت تھی جو اپنی وسعت اور کیفیت میں زلزلہ سے بہت بڑھ کر ہونی تھی۔

جیسا کہ فرمایا۔

"خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا۔ جو نمونہ قیامت کا ہوگا۔ ..... لیکن اس میں اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقینی کے ساتھ ظاہر پر نہیں لیا جا سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو۔ اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰ حاشیہ)

اس قیامت خیز تباہی کی ایک بڑی علامت آپ نے یہ بیان فرمائی کہ اس وقت زار روس کی حالت زار ہو جائیگی۔ جب کہ فرمایا۔

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

یہ ساری علامات وہ ہیں جو حضرت بانی سلسلہ کی وفات کے صرف چھ سال بعد جنگ عظیم اوّل کی صورت میں پوری ہوئیں۔ یہ جنگ جو ۱۹۱۴ء میں یورپ کے محدود علاقے میں آسٹریلیا کے شہزادے فرڈیننڈ کے قتل کے نتیجے میں اچانک شروع ہوئی بڑھتے بڑھتے عالمگیر صورت اختیار کر گئی۔ پھر جس طور پر شہروں کے شہر اور آبادیوں کی آبادیاں ویران ہو گئیں گولہ بارود اور بارودی سرنگوں کے استعمال سے پہاڑوں کے پہاڑ اڑ گئے اور میدانوں میں گڑھے پڑ گئے۔ پھر جس قدر خون ریزی ہوئی اور خون کی ندیاں بہہ پڑیں۔ اور ندی نالوں کا پانی دور دور تک سرخ ہو گیا وہ اس پیشگوئی کی صداقت ظاہر کرنے کے لیے کافی تھا۔ اس جنگ کی تباہ کاریوں کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں دو طرفہ دو کروڑ سے زیادہ جانیں ہلاک ہوئیں اور ایک کروڑ کے قریب بھگ۔ وہ لوگ تھے جو یا تو قیدی بنا لیے گئے۔ اور یا لاپتہ ہو گئے اس میں بیان کردہ وہ بڑی علامت بھی پوری ہوئی۔ جو زار روس سے متعلق تھی اور بڑے دردناک رنگ میں پوری ہوئی۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا تھا۔

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

جب یہ خبر دی گئی تھی اس وقت روس کا ظالم اور مطلق العنان حکمران نکولس ثانی جو زار کے لقب سے مشہور تھا۔ اپنی طاقت اور سطوت کے عروج پر تھا۔ اور دنیا تصور بھی نہ کر سکتی تھی کہ چند سال بعد نہ صرف اس کی حکومت کا خاتمہ ہونے والا ہے بلکہ وہ خود بھی ایک المناک انجام کا شکار ہو جائیگا مگر زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے خدا نے اپنے ایک پاکباز بندے کو بتا دیا کہ زار کی ہلاکت اور تباہی کا فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے۔

چنانچہ عین جنگ عظیم اوّل کے دوران حالات نے یک لخت پلٹا کھایا زار کی حکومت میں بغاوت پھوٹ پڑی اور وہ کچھ ہوا جس کی آسمانی نوشتوں میں خبر دی گئی تھی۔ زار اس وقت اپنی فوجوں کے معائنہ کیلئے سرحد پر گیا ہوا تھا۔ بغاوت کی اطلاع ملتے ہی اس نے اپنے گورنر کو حکم بھیجا کہ حالات کو قابو کرنے کے لیے سختی کی جائے۔ مگر یہ سختی بجائے اصلاح کے مزید فساد کا موجب بن گئی۔ یہاں تک کہ جب بادشاہ دارالحکومت کی طرف واپس لوٹ رہا تھا اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اور اس سے اعلان کروایا گیا کہ وہ تخت شاہی سے دستبردار ہوتا ہے۔ زار کا خیال تھا کہ وہ حکومت سے بے دخل ہو کر اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو ہلاکت سے بچا لے گا مگر اس کے لیے ابھی اس سے بھی زیادہ المناک دن دیکھنے مقدر تھے چنانچہ جلد ہی اسے اپنے بیوی بچوں سمیت شاہی محل میں نظر بند کر دیا گیا اور پھر اس پر مظالم کا وہ دور شروع ہوا اور ایسی ایسی جسمانی اور ذہنی اذیتیں اسے دی گئیں جنہیں پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور یوں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی وہ آسمانی خبر پوری ہوئی کہ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتنی بڑی زبردست پیشگوئی تھی اور کس عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی۔ اگر یہ پیشگوئی کرنے والے اور اس کے زندہ خدا کی صداقت کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے۔؟

تیسری پیشگوئی: کوریا کی نازک حالت

اسی طرح آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو ایک ایسے عالمی تغیر کی خبر دی جو مشرق بعید میں ایک چھوٹے سے اور غیر معروف ملک سے متعلق تھا اور جسکا دائرہ آپ کی زندگی میں ہی شروع ہو کر آئندہ پچاس سال تک مکمل ہونے والا تھا آپ کو الہام ہوا

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"

(تذکرہ صفحہ ۵۱۲)

یہ الہام دراصل دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھا۔ ایک یہ کہ مشرق میں ایک ایسی طاقت منصۂ شہود پر آنیوالی ہے جس کا پہلے کوئی قابل ذکر وجود نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ اس طاقت کے عالم وجود میں آنے پر کوریا کی حالت نازک ہو جائے گی۔

الہام کے یہ دونوں حصے جس حیرت انگیز رنگ میں ایک بار نہیں دو بار پورے ہوئے تاریخ عالم اس پر گواہ ہے۔ یہ الہام ۱۹۰۲ء میں نازل ہوا اس وقت روس اور جاپان کے مابین جنگ شروع تھی۔ یہ جنگ ۱۹۰۵ء میں ختم ہوئی اور اس میں روس جیسے عظیم ملک کو جاپان کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست اٹھانی پڑی جس کے نتیجے میں کوریا کا ملک جو اب تک روس کے تسلط کے نیچے تھا جاپان کے قبضے میں آگیا۔

یہی وہ وقت تھا جب اس کی نازک حالت کا آغاز ہوا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ نومبر ۱۹۰۵ء میں جاپانی افواج نے شاہ کوریا کے محل کا محاصرہ کر لیا اور اس سے جبراً ایک معاہدہ پر دستخط کروا کر تمام امور مملکت اپنے قبضے میں لے لیے۔

۱۹۰۷ء میں جاپانیوں نے شہنشاہ کوریا کو معزول کر کے اس کے بیٹے کو تخت پر بٹھا دیا مگر عملاً حکومت اپنے ہاتھوں میں رکھی یہاں تک کہ ۱۹۱۰ء میں انہوں نے کوریا کو ایک جاپانی صوبہ قرار دے کر اہل کوریا کو تمام انتظامی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ کوریائی فوج برخواست کر دی گئی۔ پولیس اور عدلیہ پر جاپانی افسر مقرر کر دیئے گئے اور کوریائی لوگوں کی حالت غلاموں کی سی ہو گئی انہیں برسر عام سزائیں دی جاتیں انہیں مادری زبان تک بولنے کی اجازت نہ تھی کوریا میں جو جرائد پیدا ہوتا وہ جاپان پہنچا دیا جاتا۔ اور اہل کوریا جنگی بیگاروں اور درختوں کی چھال پر گذارہ کرنے پر مجبور ہو جاتے۔ مختصر یہ کہ کوریا اپنے باشندوں کے لئے ایک ایسی جیل کی صورت اختیار کر گیا جس میں ان کے تمام بنیادی حقوق سلب کر لیے گئے تھے یہ حالت پورے چالیس سال تک قائم رہی۔ اس عرصہ میں کوریائی جسم پر برسنے والا ہر جاپانی کوڑا اور کوریا کی فضا میں بلند ہونے والی ہر انسانی چیخ درحقیقت اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک اعلان تھی۔ دوسری جانب جاپان واحد مشرقی طاقت کے طور پر اس قدر عظمت حاصل کر چکا تھا کہ جب جنگ عظیم دوم شروع ہوئی تو جاپانی آفت کا پرکالا بن کر مغرب کی متحدہ طاقتوں پر ٹوٹ پڑے۔ اتحادیوں کی تمام جنگی صلاحیتیں اور جدید ترین فنی حربے اس تیز و تند سیلاب کے آگے خس و خاشاک کی طرح بہہ گئے۔ اور اگر امریکہ اس وقت جاپان پر ایٹم بم ہلاکت آفرین ہتھیار استعمال نہ کرتا جس نے جنگ کا نقشہ بدل دیا تو اس وقت جغرافیۂ عالم کی شکل کچھ اور ہوتی

۱۹۴۵ء میں جنگ عظیم دوم کے خاتمے اور جاپان کی شکست کے بعد کوریا جاپان کے تسلط سے نکل کر روس اور امریکہ کی کمان کے نیچے آگیا۔

شمالی کوریا میں روس اور جنوبی کوریا میں امریکہ اپنے اپنے مفادات کی خاطر اپنے اپنے حصوں کو عارضی فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہے مگر جلد ہی تاریخ کے پردے پر اشتراکی چین کی شکل میں ایک اور طاقت نمودار ہوئی اور یہ اس قدر زبردست تھی کہ روس جیسا عظیم ملک بھی اس کے آگے اپنے آپ کو بے بس پا کر میدان خالی کر دینے پر مجبور ہو گیا۔ اور شمالی کوریا عملاً چین اشتراکی چین کے قبضے میں آگیا جس کے نتیجے میں شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان ایک ہلاکت خیز جنگ چھڑ گئی۔

اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے منہ سے نکلے ہوئے کلمات دوسری بار پورے ہوئے

یہ جنگ جو پورے ساڑھے تین سال تک جاری رہی جاپانی دور سے بھی زیادہ تباہ کن ثابت ہوئی اور اس نے کوریا کی حالت پہلے سے بھی زیادہ نازک کر دی اس عرصہ میں اقوام متحدہ کی چار لاکھ اور چین کی بارہ لاکھ اموات کے علاوہ صرف کوریا کے مرنے والوں کی تعداد تیس لاکھ سے کم نہ تھی

غرض الہام الٰہی کے نزول کے پچاس سال بعد مشرق بعید کا ایک بیمار اور اپاہج ایک نئی طاقت بن کر ابھرا اور اس کے ستر کروڑ باشندے خدائی آواز کی صداقت کے گواہ بن کر کھڑے ہو گئے اور اب وہی ملک مغربی طاقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دنیا کے سیاسی وجود کی تشکیل کر رہا ہے۔

چوتھی پیشگوئی: "آہ نادر شاہ کہاں گیا"

عالمی تغیرات کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اس وقت تک پوری ہو جانے والی اب ایک ایسی پیشگوئی کا ذکر کیا جاتا ہے جس کا مرکزی کردار ہمارے ایک ہمسایہ ملک افغانستان سے تعلق رکھتا تھا۔ پیشگوئی کے الفاظ یہ تھے۔

آہ نادر شاہ کہاں گیا۔

آپ کو یہ الفاظ ۱۹۰۵ء میں ایک رؤیا میں لکھے ہوئے دکھائے گئے۔

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء)

اس وقت "نادر شاہ" کے نام کا شخص ساری دنیا میں کہیں موجود نہ تھا۔ اور یہ آسمانی خبر ایک مدت تک سربستہ راز کی طرح اوراق کی زینت بنی رہی مگر ۱۹۲۹ء میں افغانستان کی حکومت میں ایک ایسا انقلاب آیا جس نے پیشگوئی کے عملی ظہور کا وقت قریب تر کر دیا۔

انقلابی حکومت نے سابق والی افغانستان امیر امان اللہ خان کو تخت شاہی سے بیدخل کر کے شاہی خاندان کے ایک جلاوطن شخص نادر خان کو فرانس سے بلوا کر تخت حکومت اس کے سپرد کر دیا۔ بادشاہ بن جانے کے بعد نادر خان نے اپنا خاندانی اور ملکی لقب "خان" ترک کر کے "شاہ" کا لقب اختیار کر لیا اور نادر شاہ کہلانے لگا۔ اور اسطرح پر وہ آسمانی پیشگوئی کے مطابق اس پُرالم ڈرامے کا کردار بن گیا جو کچھ عرصہ بعد افغانستان کی سرزمین کے اندر کھیلا جانے والا تھا اس وقت دنیا کی نگاہیں تو اس پیشگوئی کی طرف نہ اٹھیں۔ نہ اٹھ سکتی تھیں۔ مگر سلسلہ احمدیہ کے اخبار الفضل نے اپنی ۱۳ جنوری ۱۹۳۰ء کی اشاعت میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی رؤیا کے الفاظ کا حوالہ دے کر یہ اعلان کیا کہ پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا ہے مگر نادر شاہ اپنے ملک میں اس قدر مقبول اور ہر دلعزیز ہو چکا تھا کہ بظاہر حالات میں یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ پیشگوئی کے الفاظ کسی وقت اس پر صادق آسکتے ہیں چنانچہ مخالف اخبارات نے اس کا حسب معمول مذاق اڑایا مثلاً اخبار الحدیث نے اپنی ۲۸ فروری ۱۹۳۰ء کی اشاعت میں حضرت بانی سلسلہ کی پیشگوئی پر تنقید کرتے ہوئے لکھا کہ اگر یہ پیشگوئی افغانستان کے حالات کی ترجمانی ہوتی تو الہام میں شاہ کی بجائے خان کا لفظ ہوتا کیونکہ افغانستان کی اصطلاح میں بادشاہ کو کبھی شاہ کے لقب سے یاد نہیں کیا گیا۔

مگر نادر شاہ کو تخت سنبھالے ابھی تین سال ہی گذرے تھے کہ ۸ نومبر ۱۹۳۳ء کو عبدالخالق نامی ایک شخص نے اسے عین دن کے وقت مجمع عام میں قتل کر دیا۔ نادر شاہ کی اس بے وقت اور اچانک موت نے نہ صرف افغانستان بلکہ ہندوستان کے اندر بھی صف ماتم بچھا دی اور لوگ زبان حال و زبان قال سے پکار اٹھے کہ آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ مثال کے طور پر اس وقت کی لکھنے والی اخبارات کے اقتباسات ملاحظہ ہوں

اخبار انقلاب ۱۱ نومبر ۱۹۳۳ء نے لکھا

"آہ صد ہزار حسرت و آہ کہ آج افغانستان اپنے بہترین خادم سے محروم ہو گیا"

اخبار سیاست ۱۱ نومبر ۱۹۳۳ء نے خبر دیتے ہوئے یہ سرخی جمائی۔

"آہ نادر شاہ خلد آشیاں"

اخبار مدینہ ۱۲ نومبر ۱۹۳۳ء میں یوں خبر شائع ہوئی

"ہندوستان کے ہوش و حواس پر یہ برقی خبر بجلی کی طرح گری کہ شاہ افغانستان کو کسی غدار وطن نے شہید کر دیا۔ تمام مسلمان غم و افسوس کی تصویر بن گئے"

پیشگوئی چونکہ ایسے وقت میں کی جاتی ہے جب دنیا کے حالات اس کے مخالف پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے جب آئندہ ہونے والے واقعات کے بارے میں پیشگوئی کی جاتی ہے تو دنیا اسے دیوانے کی بڑ سمجھتی ہے اور اس پر توجہ نہیں دیتی مگر جب وہ پوری ہو جاتی ہے تو اسے ایک عام تاریخی واقعہ سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور پیشگوئی کے الفاظ کی طرف لوگوں کی نظریں نہیں جاتیں حالانکہ ہر وہ واقعہ یا تغیر جس کی قبل از وقت خبر دی جائے اور پھر وہ عملاً ظہور میں آجائے تو خواہ وہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک بہت بڑا نشان بن جاتا ہے۔

(باقی)

اپنے کاروبار کو
الفضل ربوہ
کے ذریعہ ملک کے باشعور طبقہ میں متعارف کروائیں (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۰ء

۷ نومبر بروز جمعہ ۱۹۸۰ء

پہلا اجلاس :-

۷ نومبر بروز جمعہ ۱۹۸۰ء بوقت ۳ بجے کر ۲۵ منٹ پر ناصرات الاحمدیہ کا پہلا افتتاحی اجلاس حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کے تشریف لانے پر تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو صفورہ صاحبہ ربوہ نے کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد خالدہ اشرف صاحبہ ربوہ نے بڑی خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

۳-۳۰ پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے ناصرات الاحمدیہ سے روح پرور اور ایمان افروز خطاب فرمایا :-

خطاب :-

تشہد اور تعوذ کے بعد اپنی ناصرات کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے کے بعد فرمایا مجھے تمہیں دیکھ کر بے انتہا خوشی ہو رہی ہے۔ کیونکہ آج گلشن احمد میں ان کلیوں کی آمد سے بہار آئی ہوئی ہے۔ آپ سب کے دل میں ایک ہی جذبہ اور ایک ہی لگن ہے اور وہ یہ کہ ہر کوئی ایک دوسرے سے بڑھ کر مقابلوں میں حصہ لے اور ایک دوسرے سے زیادہ آگے بڑھے۔ لیکن میری پیاری بچیو! اس بات کا خاص خیال رکھنا کہ یہ جذبہ صرف ان مقابلوں میں آگے نکلنے کے لئے نہ ہو بلکہ ہر لڑکی یہ سوچے کہ میں ہی سب سے زیادہ نیک، اچھی، پاکیزہ، دعا کرنے والی۔ پڑھائی میں آگے نکلنے والی، دینی تعلیم حاصل کرنے والی اور اعلیٰ اخلاق میں سب سے بڑھنے والی ہوں۔ سب سے زیادہ سچ بولنے والی، خوش خلق، غریبوں میں صدقہ کرنے والی اور رحم کرنے والی انسان دوست ہوں۔

اے میری پیاری بچیو! اگر اس باغ کو ہرا بھرا رکھنا چاہتی ہو تو اپنے اندر دین کا درد اور اللہ سے پیار پیدا کرو۔ ضروری ہے کہ بچپن ہی سے بہتر تربیت ہو تا آپ لجنہ کی ایک بہتر ممبر ثابت ہوں۔ غلبۂ اسلام کے وقت جبکہ آپ لجنہ میں داخل ہو چکی ہوں گی اس وقت آپ پر بہت سی ذمہ داریاں ہوں گی۔ لہٰذا تمہیں چاہیئے کہ اخلاق کا بہترین نمونہ بنو۔ اور جو ہمارے آقا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے اس کے نقش قدم پر چلو۔

ہر بچی تعلیم کی طرف خاص طور پر توجہ دے اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر بھی خاص توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ آپ میں سے ہر بچی کو کم از کم پہلے پانچ سپارے کا ترجمہ ضرور آنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں ہر بچی نہ صرف پابند نماز ہو بلکہ وہ نماز باترجمہ بھی جانتی ہو اور اپنے اخلاق کو بہتر سے بہتر بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے والدین کو آپ کی اعلیٰ سے اعلیٰ تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۴-۵ پر آپ کا ایمان افروز خطاب ختم ہوا۔ اختتامی دعا کروانے کے بعد آپ نے عہد نامہ ناصرات تین مرتبہ دہروایا۔ بعد ازاں جب آپ لجنہ اماء اللہ کے اجلاس کا افتتاح کرنے کے لئے تشریف لے گئیں۔ محترمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ نے دوران سال مرکزی سالانہ امتحان میں پوزیشن لینے والی تمام ناصرات میں انعامات تقسیم کئے۔

باقی اجلاس کی صدارت محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ ربوہ نے کی۔

۴-۵۵ پر معیار اوّل کا تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں ۱۲ سے پندرہ سال تک کی عمر کی بچیوں نے حصہ لیا۔ وقت فی تقریر تین منٹ تھا۔ تقریری مقابلہ کے مندرجہ ذیل عنوانات پہلے سے مقرر کردہ تھے۔

رحمۃ للعالمین، پردہ اسلامی شعار ہے۔ امانت و دیانت۔ سیرت حضرت اماں جان۔

اس مقابلہ میں کل ۱۷ ناصرات نے حصہ لیا۔ منصفین کے فرائض ادا کرنے والوں کے نام درج ذیل ہیں۔

محترمہ بشریٰ پراچہ صاحبہ فیصل آباد، محترمہ امۃ النصیر اطہر صاحبہ لاہور محترمہ سلمیٰ قریشی صاحبہ سرگودھا۔

یہ مقابلہ ۴-۱۰ تک جاری رہا اور منصفین کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل ناصرات نے پوزیشن حاصل کی۔

اوّل :- عالیہ نعیم ربوہ اور طلعت مجید سمبڑیال
دوم :- بشریٰ صائمہ اسلام آباد اور آصفہ طاہرہ فیصل آباد
سوم :- خالدہ اشرف ربوہ اور نبیلہ ناصر نواب شاہ
چہارم :- امۃ الرافع ربوہ اور زرینہ حسن لاہور

معیار اوّل کے تقریری مقابلہ کے دوران محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی بچیوں نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

پوزیشن لینے والی ناصرات میں محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ نے اسی وقت انعامات تقسیم کر دیئے۔

۷-۱۰ بجے مقابلہ دینی معلومات معیار اوّل و معیار دوم شروع ہوا۔ مقابلہ دینی معلومات معیار اوّل میں کل ۲۱ ناصرات نے شرکت کی۔ منصفین کی رائے کے مطابق مندرجہ ذیل ناصرات نے پوزیشن حاصل کی۔

اوّل :- عابدہ منصورہ طیبہ مبارکہ — دارالصدر جنوبی ربوہ اور گجرات۔
دوم :- مسرت جہاں مبشرہ اسماعیل — شالامار ٹاؤن لاہور اور دارالصدر شرقی ربوہ
سوم :- آمنہ مبارکہ شاہدہ تبسم — دارالرحمت وسطی ربوہ اور شیخوپورہ
چہارم :- فرح ناز — سانگھڑ

مقابلہ دینی معلومات معیار دوم الف میں کل ۲۷ ناصرات نے شرکت کی۔ منصفین کی رائے کے مطابق درج ذیل ناصرات نے پوزیشن حاصل کی۔

اوّل :- شازیہ ارشد کوٹ عبدالمالک، جویریہ قریشی لاہور، آسیہ نعیم ربوہ اور شازیہ ظفر چک ۱ پنیار۔
دوم :- طیبہ محمود سانگھڑ، راشدہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔ نصیرہ مبارک آباد اور ذاکرہ تسنیم ربوہ۔
سوم :- محمودہ جہلم اور فرح بٹ چونڈہ
چہارم :- امۃ القدیر سانگلہ ہل۔ امۃ اللہ عاتکہ بشیر آباد اور نعیمہ تبسم پھیرو چیچی۔

مقابلہ دینی معلومات معیار دوم ب میں کل ۹ ناصرات نے حصہ لیا۔ منصفین کے فرائض محترمہ امۃ الشکور ناصر صاحبہ کوٹ عبدالمالک اور محترمہ مبشرہ اسحٰق ربوہ نے سرانجام دیئے۔ منصفین کی رائے کے مطابق فیصلہ درج ذیل ہے۔

اوّل :: آنسہ ارم سیالکوٹ دوم روبینہ کراچی قیادت نمبر ۴ سوم :- حسینہ نصرت ربوہ

اس کے ساتھ ہی ۵-۷ پر پہلے اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(باقی)

مطالعہ کتب

خدام ماہ جنوری میں کتب بے شمائل احمد اور [illegible] میں کتاب سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مطالعہ کریں [illegible] مل سکتی ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدقہ جاریہ تعمیر مساجد میں ۵۰/- روپے یا اس سے زائد حصہ لینے والے احباب و خواتین

(۱۶ نومبر تا ۳۰ دسمبر ۱۹۸۰ء)

۱۔ مکرم سیکرٹری صاحب مال دارالفضل ربوہ ۵۰/-
۲۔ لجنہ اماء اللہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۵۶/-
۳۔ مکرم سیکرٹری صاحب مال پیر محل ضلع فیصل آباد از طرف چوہدری غلام رسول صاحب ۵۰/-
۴۔ " " " " چنیوٹ ضلع جھنگ ۱۰۴/-
۵۔ " راجہ محمد نواز صاحب ربوہ۔ بذریعہ عبدالعزیز صاحب کھوکھر ۱۰۰/-
۶۔ " نور احمد صاحب ناصر سنت نگر لاہور ۵۰/-
۷۔ محترمہ والدہ عبدالباسط صاحب سول لائن گوجرانوالہ ۱۰۰/-
۸۔ " شگفتہ ضیاء صاحبہ منجانب حفیظ بیگم صاحبہ مرحومہ نصرت انڈسٹریل سکول۔ ۵۰/-
۹۔ دفتر لجنہ مرکزیہ از امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ امتیاز احمد صاحب بٹ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ ۸۰/-
۱۰۔ مکرم سیکرٹری صاحب مال مرکزی لاہور از میاں محمد شریف صاحب نیلا گنبد لاہور ۵۰/-
۱۱۔ " " " " از قاضی ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سول لائن " ۱۰۰/-
۱۲۔ " " " " از بیگم کیپٹن نثار احمد صاحب جنوبی چھاؤنی " ۵۰۰/-
۱۳۔ " " " " از ملک مظفر احمد صاحب مرحوم مغلپورہ " ۶۰/-
۱۴۔ " " " " از اہلیہ مرحومہ " " " " " ۶۰/-
۱۵۔ " " " " از کیپٹن خالد رؤف صاحب جنوبی چھاؤنی " ۵۰/-
۱۶۔ " " " " از شہناز بیگم منہاس صاحبہ گلبرگ " ۵۰/-
۱۷۔ " ظہور الدین صاحب سیکرٹری چیف پریذیڈنٹ انجینئرز ایڈمنسٹریشن ڈیپو از تنویر سمیع صاحب ۵۰/-
۱۸۔ " خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب سیکرٹری مال بدوملہی ضلع سیالکوٹ ۵۰/-
۱۹۔ " سیکرٹری صاحب مال ڈیرہ اسماعیل خاں از افتخار احمد صاحب ۱۰۰/-
۲۰۔ " " " " از شیخ محمد رمضان صاحب ۵۰/-
۲۱۔ " " " " گوجرہ ضلع فیصل آباد ۱۰۰/-
۲۲۔ " طارق محمود صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ از شیخ طاہر احمد صاحب ۵۰/-
۲۳۔ محترمہ فرحت حسنین صاحبہ شیر گڑھ کوٹ قیصرانی بذریعہ مکرم عطاء اللہ صاحب نائب ناظر بیت المال احمد ۱۰۰/-
۲۴۔ جماعت احمدیہ فیصل آباد از بشریٰ تسنیم صاحبہ اہلیہ قاری منیر الدین صاحب پیپلز کالونی ۱۲۳/-
۲۵۔ " " " " از نصرت جہاں آراء بیگم صاحبہ ۵۰/-

(وکیل المال تحریک جدید)

دعائے مغفرت

چوہدری رستم علی صاحب (آف شکار ضلع گورداسپور) حال محمود آباد نارم سندھ مورخہ ۶ جنوری بروز منگل بعمر ۹۳ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے ۱۹۰۱ء میں ذاتی طور پر بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ اس وقت ان کی عمر ۱۴ سال تھی۔ اس سال اپنے دو پوتوں کے ہمراہ جلسہ سالانہ پر تشریف لائے۔ جلسہ سے فارغ ہو کر میرے پاس سانگلہ ہل آئے اور پھر اپنے پوتوں کے ہمراہ موضع چیلکی اپنے رشتہ داروں کے پاس چلے گئے۔ وہاں ایک دن بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے۔ بہت متقی، عبادت گزار اور احمدیت کے فدائی تھے۔ پیچھے بڑا کنبہ چھوڑا ہے۔ ایک پوتا واقف زندگی ہے اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ باقی سندھ میں کاشتکار ہیں۔ ۷ جنوری کو بعد نماز مغرب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جنازہ پڑھایا اور مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(فقیر اللہ امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔)

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ" ہے جس کے لئے اول، دوم، اور سوم انعامات علی الترتیب ۲۰۰/- ۱۵۰/- ۱۰۰/- نقد مقرر ہیں۔

شرائط درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔
۲۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔
۳۔ مضمون مکرم ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔

اطفال و ناصرات ابھی سے اس کے لئے تیاری کریں اور اپنا مضمون جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد مکرم ملک عبدالرحیم صاحب ابن ملک غلام محمد صاحب مرحوم آف سنٹرل فلور مل قصور گزشتہ کئی روز سے شوگر کی کمی کی وجہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے اور ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم والد صاحب کو مکمل صحت عطا فرمائے اور لمبی زندگی سے نوازے آمین۔

(سراج منیر ملک لاہور)

۲۔ ۱۲/۸۱ بروز منگل خاکسار کو باؤلی کتیا نے پاؤں کے ٹخنے پر کاٹ لیا ہے جس سے زخم ہو گیا۔ لوگوں نے بتلایا کہ باؤلی تھی ہسپتال جا کر زخم پر ڈریسنگ کروائی اور ویکسین کا پیٹ میں ٹیکہ لگوایا۔ جسے آج پانچواں روز ہے۔ چودہ روز تک لگنے ہیں۔ انشاء اللہ۔ احباب کرام خاکسار کے لئے خصوصی طور پر دعا فرمادیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے برے اثرات سے بچاوے اور کامل شفا عطا فرما کر صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(حکیم محمد افضل فاروق صدر جماعت احمدیہ اوڈھ شریف ضلع بہاولپور)

۳۔ خاکسار کے بیٹے عزیز حنیف الرحمٰن سنوری لندن میں بعارضہ پیٹ درد بیمار ہیں۔ ایک آپریشن بھی ہوا تھا۔ مگر دوبارہ تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ دوسرے بیٹے نصیر الرحمٰن ناصر مقیم جرمنی کے پاؤں کے انگوٹھا میں درد ہے جو آپریشن کے بعد بھی دور نہیں ہوا۔

ہر دو مریضوں کی کامل دعا جلد شفا کے لئے درخواست دعا ہے۔

(حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری ربوہ)

۴۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی طبیعت پچھلے کافی عرصہ سے خراب ہے کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے نیز خاکسار بھی آج کل کچھ تھرمیلو اور ذاتی پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خاکسار کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔

(نصیر احمد طاہر کارکن شعبہ مال جماعت احمدیہ کراچی)

۵۔ خاکسار کی اہلیہ جمیلہ بیگم سخت بیمار ہیں۔ خون کی کمی بھی لاحق ہو چکی ہے نیز خاکسار کا ایک چھوٹا بچہ بھی بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالکریم ہیلتھ انسپکٹر ڈی۔ ایچ۔ او آفس میرپور آزاد کشمیر)

۶۔ خاکسار کی والدہ محترمہ احسان بیگم صاحبہ زوجہ محمد ایوب خان صاحب ڈیریانوالہ تحصیل نارووال عرصہ دراز سے بیمار ہیں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اب ان کی صحت کافی بہتر ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالسمیع احمد بٹ ۴/۲ "دارالبرکات" ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج مادر امریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۴۲)

مکرم نصیر احمد صاحب سولنگی	گوجرانوالہ	۱۰ — ۰۰
" داؤد احمد صاحب "	"	۱۰ — ۰۰
" خلیل احمد صاحب "	"	۱۰ — ۰۰
" عبدالجبار صاحب ناصر	"	۵۰ — ۰۰
" محمد اصغر صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" خواجہ محمود احمد صاحب	"	۳۰ — ۰۰
" ابرار احمد جان صاحب	"	۳۰ — ۰۰
" غلام علی صاحب کھوکھر	"	۳۰ — ۰۰
" عبدالمجید صاحب درویش	"	۵۰ — ۰۰
" چوہدری محمد دین صاحب	"	۲۰۰ — ۰۰
" محمد جمیل صاحب بٹ	"	۱۰۰ — ۰۰
" محمود احمد صاحب شیزان والے	"	۲۵ — ۰۰
مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ نور محمد صاحب	"	۳۲ — ۰۰
مکرم بابو عبدالکریم صاحب	"	۳۰ — ۰۰
" عبدالرشید صاحب کھوکھر	"	۴۰ — ۰۰
" منور احمد صاحب چوہان	"	۵۰ — ۰۰
" بابو احمد دین صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" نعیم احمد صاحب	"	۳۵ — ۰۰
" عبدالستار صاحب خادم	"	۲۰ — ۰۰
" محمد اشفاق صاحب گوندل	"	۲۰۰ — ۰۰
مکرمہ صغراں بیگم صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰
مکرم رضوان پرویز صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" شفقت بٹ صاحب	"	۲۵ — ۰۰
" اکرام الحق صاحب منجانب اللہ الرحمٰن بشریٰ صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰
" عبدالرحمٰن صاحب صابر	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ عطیہ محمود صاحبہ	"	۲۰ — ۰۰
مکرم ملک محمود احمد صاحب	"	۳۰ — ۰۰
" انوار احمد جان صاحب	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ مرحومہ	"	۱۰ — ۰۰
" ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ	"	۵۰ — ۰۰
مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب	"	۱۰۰ — ۰۰
مکرمہ رعنا گل صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰
" امۃ الودود صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰
" کلثوم بیگم صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰
" اصغری عالم صاحبہ	"	۲۵ — ۰۰
مکرم عبدالحمید صاحب درویش	"	۵۰ — ۰۰
" فخر احمد صاحب	"	۱۱ — ۰۰
" ناصر محمود صاحب گوندل	"	۱۰۰ — ۰۰
مکرمہ والدہ عبدالباسط خاں صاحب جناح باغ	"	۶۵ — ۰۰
مکرم محمود احمد صاحب	فیروز والا	۲۰ — ۰۰
" چوہدری محمد اظہر صاحب	"	۵۰ — ۰۰
مکرم عبداللطیف خانصاحب	حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	۴۰ — ۰۰
" محمد امین صاحب	ایمن آباد " "	۲۵ — ۰۰
" چوہدری فتح محمد صاحب	گکھڑ " "	۵۲ — ۰۰
" سلطان علی صاحب	" " "	۷۰ — ۰۰
مکرمہ شریفہ بیگم اہلیہ سلطان علی صاحب	" " "	۱۰ — ۰۰
" طاہر اعجاز صاحب	وزیر آباد " "	۴۰ — ۰۰
مکرم ملک تنویر احمد صاحب	" " "	۶۰ — ۰۰
" غلام احمد صاحب	" " "	۵۰۰ — ۰۰
مکرمہ نصیراں بیگم صاحبہ	مانگٹ اونچے " "	۳۰ — ۰۰
" ڈاکٹر نصیرہ رفعت صاحبہ بھوکہ	" " "	۲۰ — ۰۰
" م قریشی محمد جمیل صاحب	سکھیکی " "	۲۰ — ۰۰
" خلیل احمد صاحب قریشی	" " "	۳۰ — ۰۰
مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ	پنڈی بھٹیاں " "	۳۰ — ۰۰
مکرم سعید احمد صاحب سیکرٹری مال	گجرات	۳۰ — ۰۰
جماعت احمدیہ	"	۱۰۰ — ۰۰
مکرم نصر اللہ خان صاحب نزد پولیس لائن	"	۷۰ — ۰۰
" خورشید احمد صاحب شیخ	"	۱۰ — ۰۰
مکرمہ بیگم صاحبہ خلیفہ عبدالرحیم صاحب	"	۱۰ — ۰۰
" ذکیہ نسرین صاحبہ بنت سراجدین صاحب مرحوم مراد والہ ضلع گجرات		۷۵ — ۰۰
مکرم فضل احمد صاحب گولیکی	" "	۷۷ — ۰۰
" رانا کلیم احمد صاحب منڈی بہاؤ الدین	" "	۵۵ — ۰۰
" بدر عالم صاحب	" "	۱۵ — ۰۰
" ناصر احمد صاحب جج ہیڈ رسول	" "	۲۱۰ — ۰۰
" ماسٹر فضل داد صاحب جسوکی	" "	۲۰ — ۰۰
مکرمہ ولایت بیگم صاحبہ کنجاہ	" "	۱۴ — ۰۰
مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب "	" "	۱۰۰ — ۰۰
" بشیر احمد صاحب	" "	۲۵ — ۰۰
" عزیز احمد صاحب کھاریاں	" "	۷۲۰ — ۰۰
" صوبیدار فضل الٰہی صاحب	" "	۶۰ — ۰۰
" شفاعت مشتاق صاحب	" "	۱۰۰ — ۰۰
احباب جماعت	" "	۱۵۲ — ۰۰
مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وہاڑی	" "	۲۶۰ — ۰۰
مکرمہ نور بیگم صاحبہ	" "	۶۰ — ۰۰
مکرم میاں فتح محمد صاحب	" "	۱۰۰ — ۰۰

ولادت

والا مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۱۵ دسمبر کو چھٹا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سید ناصر زاہد اللہ تعالیٰ نصرہ العزیز نے ازراہ شفقت محمد عارف تجویز فرمایا ہے۔ مکرم خواجہ صاحب قارئین الفضل سے درخواست کرتے ہیں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ خادم دین بنائے اور حضرت فاتح الدین کی فوج ظفر موج کا فتح نصیب سپاہی بنائے۔ آمین۔

(عبدالرحیم راٹھور ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

۲- میرے لڑکے چوہدری محمد بشیر احمد ایڈووکیٹ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ جنوری ۱۹۸۱ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم برادرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب حال کیمبیا کی نواسی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے گذارش ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور لمبی عمر والی کرے اور زچہ و بچہ کا حافظ و ناصر ہو۔

(چوہدری محمد شریف احمد صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ناصر باسکٹ بال بقیہ صفحہ اول)

پہلا میچ اے کورٹ میں فضل عمر کلب اور نیو ایج کلب لاہور کے درمیان ہوا جو کہ فضل عمر کلب ربوہ نے جیت لیا۔ اس میچ کے ریفری مکرم شیخ امین صاحب اور مسرت صاحب کراچی تھے۔

یہ ٹورنامنٹ لیگ سسٹم پر کھیلا جا رہا ہے۔ پہلے روز کل اٹھارہ میچ کھیلے گئے۔ جن میں آخری پانچ میچ مغرب کے بعد برقی قمقموں کی روشنی میں کھیلے گئے۔ جن کو احباب نے ذوق و شوق سے دیکھا اور کھلاڑیوں کو داد دی۔ پہلے روز کے مہمانان خصوصی میں نمایاں امیر ضلع کراچی محترم چوہدری احمد مختار صاحب اور سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے سیکرٹری ملک نور دین صاحب تھے۔ مہمانان خصوصی کا تعارف میچز شروع ہونے سے پہلے کھلاڑیوں سے کروایا جاتا رہا

امسال اس ٹورنامنٹ کے لئے پہلی دفعہ بلند و بالا چھتیں بنا کر کورٹ اے کو سٹیڈیم کی شکل دی گئی ہے۔ اس طرح سے قریباً پانچ ہزار تماشائی ایک وقت میں اس کورٹ میں میچ دیکھ سکتے ہیں۔ اس ٹورنامنٹ میں قریباً ڈھائی صد کھلاڑی اور نصف صد کے قریب کوچز اور ریفری حصہ لے رہے ہیں۔

ضروری درخواست

احباب جماعت کے تعاون اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال میں غریب اور نادار مریضان کا ہر قسم کا علاج عطایا جات کی رقوم سے ہو رہا ہے جو احباب جماعت بھجواتے ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے رقوم کم آ رہی ہیں۔ لہٰذا خاکسار تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ رقوم اپنے معذور اور محتاج بھائیوں کے علاج کے سلسلہ میں ہسپتال میں بھجوائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ڈاکٹر مرزا منور احمد C.M.O

صف دوم معلمین کی دہم کلاس

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں اب پھر یکم فروری ۱۹۸۱ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاس ۳ ماہ جاری رہے گی۔

اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تا ان کی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق ساتھ لائیں۔ نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

امراء ضلع سے گزارش ہے کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن تعاون فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم ارشاد ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے کچھ تھوڑا سا افاقہ ہوا ہے۔ خاکسار بھی دو تین دن سے بیمار ہے لطف الرحمٰن خالد راجپوت پراپرٹی ڈیلر ربوہ

۲۔ خاکسار کے خالو مکرم فتح شیر صاحب اور خالہ صاحبہ باغ محلہ جہلم کافی عرصہ سے شدید بیمار چلے آ رہے ہیں۔ نیز بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ خمس الدین
۸/۳ ر علامہ اقبال روڈ۔ لاہور ۲۲

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کے لئے ایک نہایت مبارک تحریک

حضرت خاتم الدین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی جو مبارک تحریک فرمائی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ اور مخلصین جماعت احمدیہ اسے پوری اہمیت دے رہے ہیں۔ اس عظیم تحریک کے نتیجہ میں جو شیریں ثمرات ہمیں حاصل ہو رہے ہیں۔ وہ اب غیروں کو بھی نظر آ رہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اس فنڈ کو مزید مضبوط بنائیں۔ ۲۸ تبلیغ (۲۸ فروری ۱۹۸۱ء) کو یاد رکھئے۔ اس تاریخ تک آپ کے وعدہ کا ۱/۴ تک وصول ہو جانا ضروری ہے۔

جزاکم اللہ خیرا (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ایم۔اے / ایم۔ایس سی میں داخلہ

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ایم۔اے / ایم ایس سی میں داخلے ہو رہے ہیں:۔

ا۔ اولڈ کیمپس:۔ اردو، عربی، انگریزی، فارسی، پنجابی، کیمسٹری، سوشل ورک، فارمیسی
ب نیو " :۔ معاشیات، سیاسیات، تاریخ، فلسفہ، ایم بی اے، ایم پی اے، فزکس، نباتیات، سوشیالوجی، صحافت، اخلاقی نفسیات، ریاضی، شماریات، حیوانیات، جغرافیہ، لائبریری سائنس، جیالوجی۔

۱۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۸ فروری ہے۔

۲۔ فارم کے ساتھ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ کی ایک ایک مصدقہ فوٹوسٹیٹ کاپی منسلک کریں۔ میٹرک، انٹر، ڈگری، این سی سی (اگر کی ہو) کیریکٹر سرٹیفکیٹ، شناختی کارڈ یا ذومی سائل اور تین پاسپورٹ سائز فوٹو۔

۳۔ بی اے / بی ایس سی ۱۹۸۰ء کے سالانہ امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء بھی داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ مزید داخلہ کے خواہشمند احمدی طلباء طالبات داخلہ فارم اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

منور احمد نعیم
۱۔ بی فارمیسی، سال سوم اولڈ کیمپس لاہور
۲۔ کمرہ نمبر ۲۵۲ ہاسٹل نمبر ۲ نیو کیمپس لاہور
فون:۔ ۸۵۰۳۱۶

فوری ضرورت

۱۔ ایک دیانتدار نوجوان جو فیلڈ میں کام کر سکتا ہو۔ تنخواہ ۷۰۰/۸۰۰ روپے حسب قابلیت۔

۲۔ ایک دیانتدار اکاؤنٹنٹ۔ تنخواہ ۶۰۰ روپے اپنی درخواست صدر صاحب حلقہ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوری بھجوائیں یا خود ملیں

مرزا رفیق احمد
دارالصدر ربوہ
فون نمبر:۔ ۵۰۵

۳۔ خاکسار والدہ کی وفات کے بعد بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے
محمد رفیق تبسم۔ گوجرہ فیصل آباد

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام بیمار دوستوں کو اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے اور جو احباب پریشانیوں میں مبتلا ہیں، ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے بہترین، با اعتماد اور مخلص ادارہ جس کا نصب العین۔ دیانت، خدمت اور شرافت ہے
وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقعہ دیں۔
راجپوت پراپرٹی ڈیلر
افضل مارکیٹ گول بازار ربوہ